عورت کا مسجد حرام میں نماز پڑھنا بہتر ہے یا رہائش گاہ میں؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Fsd 8417 تاریخ: 24-07-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ خواتین حج و عمرہ کے لیے جاتی ہیں، تو خواتین کا مکہ میں مسجد حرام میں نماز پڑھنا بہتر ہے یا ہوٹل میں بہتر ہے؟ نیز مسجد حرام کے قریب ہوٹل میں نماز پڑھنے سے ایک نیکی کا ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ثواب ملے گا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورت کا ہوٹل یا جہاں رہائش ہو، وہاں نماز پڑھنا، مسجد حرام میں نماز پڑھنے سے افضل ہے، کیونکہ نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے مبارک زمانے میں بھی عورتوں کے گھر میں نماز پڑھنے کو مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل قرار دیا تھا۔ اور عام طور پر زائرین کے لیے ہوٹل حدودِ حرم میں واقع ہوتے ہیں اور ایک نیکی پر ایک لاکھ نیکیوں کا ثواب اور ایک گناہ پر ایک لاکھ گناہوں کا وبال مسجد حرام کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ حدودِ حرم میں جہاں بھی نیکی یا گناہ کیا جائے گا، تو اس کا ثواب اور وبال ایک لاکھ کے برابر ہی ہو گا، جیسا کہ خود نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شہر مکہ کے ماہِ رمضان کو اس کے علاوہ ماہِ رمضان کے ایک لاکھ مہینوں کے برابر اجر و ثواب والا قرار دیا۔ نیز جب آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حدیبیہ کے مقام پر قیام کیا، تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام حِل میں (حدودِ حرم سے باہر) تھے، لیکن (نماز کی ادائیگی کے لیے) آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا مصلی حدودِ حرم میں تھا۔

یونہی حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ حدودِ حرم سے باہر قیام پذیر تھے، لیکن نماز کے لیے مصلی حرم کی حدود میں بچھاتے تھے، جب حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے ایسا کرنے کی وجہ

پوچھی گئی، تو فرمایا: (ایسا اس لیے کرتا ہوں) کیونکہ حدودِ حرم میں عمل کرنا افضل ہے اور یہاں خطا کرنے کا وبال بھی زیادہ ہے۔

ان کے علاوہ دیگر احادیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک نیکی پر ایک لاکھ نیکیوں کا ثواب اور ایک گناہ پر ایک لاکھ گناہوں کا وبال مسجد حرام کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ پورے حرم کا یہی حکم ہے، لہذا عورت یا مرد کا حدودِ حرم میں واقع ہوٹل پر نماز پڑھنے کا اجر و ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہوگا۔

گھر میں نماز پڑھنے کے افضل ہونے کے متعلق سننِ ابی داؤد میں ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "بیوتھن خیر لھن" ترجمہ: عورتوں کے لیے ان کے گھر بہتر ہیں۔

(ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 155، مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیہ)

اس حدیث کے تحت علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "(بیوتھن) ای عبادتھن فیھا (خیر لھن)۔۔۔ من الصلاۃ فی المسجد" ترجمہ: عورتوں کے لیے ان کے گھروں میں عبادت کرنا، ان کے لیے مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاۃ، باب الجماعۃ وفضلھا، ج 3، ص 837، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، لبنان)

یونہی مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "یعنی اس زمانہ میں بھی عورتوں کے لیے گھر میں ہی نماز افضل قرار دی گئی۔" **(مرأۃ المناجیح، ج 2، ص 155، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)**

مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت ام حمید رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھَا سے مروی ہے: "قالت: قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمنعنا ازواجنا ان نصلی معک ونحب الصلاۃ معک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاتکن فی بیوتکن افضل من صلاتکن فی حجرکن صلاتکن فی حجرکن افضل من صلاتکن فی الجماعۃ" ترجمہ: حضرت ام حمید رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھَا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہمارے شوہر ہمیں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں، حالانکہ ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہیں، تو رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم عورتوں کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا، صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور تمہارا اپنے صحن میں نماز پڑھنا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج 2، ص 157، مطبوعہ مکتبۃ الرشد، الریاض)

ملک العلماء علامہ کاسانی حنفی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں: "لا خلاف في أن الأفضل أن لا يخرجن في صلاة لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: صلاة المرأة في دارها أفضل من صلاتها في

مسجدھا" ترجمہ: اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ افضل یہی ہے کہ عورتیں کسی نماز میں (گھر سے) نہ نکلیں، کیونکہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مروی ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا: عورت کا اس کے گھر میں نماز پڑھنا، اس کے مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

(بدائع الصنائع، ج1، کتاب الصلاۃ، ص275، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

شہر مکہ میں ایک رمضان کا ثواب لاکھ رمضان کے مہینوں کے برابر ہونے کے متعلق سنن ابن ماجہ میں ہے: "عن ابن عباس، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من أدرك رمضان بمكة فصامه وقام منه ما تيسر له، كتب اللہ له مائة ألف شهر رمضان فيما سواها" ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے مکہ مکرمہ میں ماہِ رمضان پایا اور اُس کے روزے رکھے اور جتنا میسر آیا، قیام کیا، تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے مکہ کے علاوہ کسی اور مقام پر ایک لاکھ رمضان کے مہینوں کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔ **(سنن ابن ماجہ، ج4، باب صوم شهر رمضان بمكة، ص296، مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیہ)**

مذکورہ حدیث مبارک کے تحت علامہ علی قاری حنفی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں: "ثم المضاعفة لا تختص بالصلاة بل تعم سائر الطاعات، وبه صرح الحسن البصري فقال: صوم يوم بمكة بمائة ألف، وصدقة درهم بمائة ألف، وكل حسنة بمائة ألف۔۔۔ وذهب جماعة من العلماء إلى أن السيئات تضاعف بمكة كالحسنات" ترجمہ: پھر یہ ثواب کا زیادہ ہونا، صرف نماز کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ (شہرِ مکہ میں کی جانے والی) ساری نیکیوں اور عبادتوں کو شامل ہے، اِسی چیز کی صراحت حضرت امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے کی ہے، چنانچہ فرمایا: مکہ میں ایک دن کا روزہ ایک لاکھ روزوں کے برابر ہے۔ ایک درہم کا صدقہ ایک لاکھ درہم کے مساوی ہے اور ہر نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے۔ علمائے دین کی ایک جماعت نے یہ مؤقف بھی اختیار کیا کہ مکہ مکرمہ میں نیکیوں میں اضافہ ہونے کی طرح گناہوں کے وبال میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، ج2، کتاب الصلوٰۃ، ص369، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حدودِ حرم سے باہر ہوتے ہوئے بھی نماز حدودِ حرم میں پڑھنے کے متعلق مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے: "ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج عام صدوہ، فلما انتهى إلى الحديبية اضطرب في الحل، وكان مصلاه في الحرم" ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (جب)

اُس سال نکلے جس سال لوگوں نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو روک دیا، تو جب آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام مقامِ حدیبیہ پر پہنچے، تو حِل (حدودِ حرم سے باہر) میں پریشانی میں ٹھہرے، درحال کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا مصلی حرم میں تھا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب المغازی، باب غزوۃ الحدیبیۃ، جلد 7، صفحہ 383، مطبوعہ مکتبۃ الرشد، الریاض)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کے حدودِ حرم میں نماز پڑھنے کے متعلق مصنف عبد الرزاق میں ہے: "اخبرني عبدالكريم الجزري انه سمع مجاهدا يقول رأيت عبد الله بن عمرو بن العاص بعرفة ومنزله في الحل ومصلاه في الحرم فقيل له لم تفعل هذا فقال لأن العمل فيه أفضل والخطيئة أعظم فيه" ترجمہ: عبد الکریم جزری رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت مجاہد کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کو عرفہ میں دیکھا، ان کا قیام حِل میں ہوتا اور ان کا مصلی حرم میں ہوتا، تو ان سے پوچھا گیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ تو آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اس لیے کہ حرم میں عمل کرنا افضل ہے اور حرم میں خطا بھی بڑی ہے۔

(مصنف عبد الرزاق، کتاب المناسک، جلد 5، صفحہ 27، مطبوعہ المکتب الإسلامي، بیروت)

علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) نقل کرتے ہیں: "قال الشيخ ولي الدين العراقي: ولا يختص التضعيف بالمسجد الذي كان في زمنه صلى الله عليه وسلم، بل يشمل جميع ما زيد فيه، **بل المشهور عند أصحابنا أنه يعم جميع مكة بل جميع حرمها الذي يحرم صيده** كما صححه النووي انتهى ما أفاده شيخ مشائخنا محمد بن ظهيرة القرشي الحنفي المكي" ترجمہ: شیخ ولی الدین عراقی نے فرمایا کہ یہ ثواب کا زیادہ ہونا اس مسجد کے ساتھ خاص نہیں، جو نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانے میں تھی، بلکہ یہ اس تمام کو بھی شامل ہے، جس کا بعد میں بھی اضافہ کیا گیا، بلکہ ہمارے اصحاب کے نزدیک مشہور یہی ہے کہ یہ (فضیلت) جمیع مکہ مکرمہ، بلکہ جمیع حرم کہ جس میں شکار حرام ہے، اس کو عام ہے، جیسا کہ امام نووی نے اس کی تصحیح کی، وہ کلام مکمل ہوا، جس کا فائدہ ہمارے مشائخ کے شیخ محمد بن ظہیرہ قرشی حنفی مکی نے دیا۔

(ردالمحتار، جلد 1، صفحہ 659، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

مفتی محمد وقار الدین رضوی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "مسجد حرام وہ عمارت ہے، جو کعبہ کے ارد گرد بنی ہوئی ہے۔ اس کی حدود اس کی مکانیت تک محدود ہیں، جبکہ حدودِ حرم کی وسعت اس کے علاوہ بھی ہے۔ مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب، دوسری مسجدوں میں جو ثواب ملتا ہے اس سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہے۔ حدیث مبارک میں ہے: "ان

حسنات الحرم كل حسنة بمائة الف حسنة "یعنی حرم میں کی گئی ہر ایک نیکی، ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔ اسی طرح باجماعت نماز ادا کرنے کا ثواب، جبکہ جماعتِ صحیح میسر ہو، تو ایک رکعت پر ستائیس لاکھ رکعات کا ثواب ملے گا۔ نوٹ: **یہ فضیلت پورے حرم اور ہر نیکی کے لیے ہے۔**" (وقار الفتاوی، جلد2، صفحہ264، بزم وقار الدین، مطبوعہ کراچی)

ایک شبہ اور اس کا ازالہ:

ایک روایت میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خاص مسجد حرام میں نماز کو اس کے علاوہ کسی مسجد میں ایک لاکھ نمازوں سے افضل قرار دیا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک نیکی کا اجر و ثواب ایک لاکھ نیکیوں کے برابر فقط مسجد حرام کے ساتھ خاص ہے، مکمل حدودِ حرم مراد نہیں، جیسا کہ سنن ابن ماجہ میں ہے: "صلاة في المسجد الحرام افضل من مائة الف صلاة فيما سواه "ترجمہ: مسجد حرام میں نماز پڑھنا اس کے علاوہ کسی مسجد میں ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے۔ (سنن ابن ماجہ، جلد1، صفحہ451، مطبوعہ دار احیاء الکتب العربیہ)

اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں مسجد حرام سے مراد مکمل حرمِ مکہ ہے، جیسا کہ قرآن و سنت میں کئی مقامات پر مسجد حرام سے مراد مکمل حدودِ حرم لی گئی ہے، جس کی چند امثلہ پیش ہیں۔

(1) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "اے ایمان والو! مشرک بالکل ناپاک ہیں، تو اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے قریب نہ آنے پائیں۔" (پارہ10، سورۃ التوبۃ، آیت28)

مذکورہ آیت میں "مسجد حرام" سے پورا حرم مراد لیا گیا، یعنی مشرکین کا داخلہ صرف مسجد حرام میں منع نہیں، بلکہ حدودِ حرم میں داخل ہونا، ممنوع ہے، جیسا کہ ابو محمد علی بن احمد بن سعید اندلسی قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "فإن الله تعالى يقول: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا﴾ فلم يختلفوا في أنه تعالى أراد الحرم كله "ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک مشرکین ناپاک ہیں، تو وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ آئیں۔ اس بات میں اختلاف نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (مسجد حرام سے) پورا حرم مراد لیا ہے۔
(المحلی بالآثار، ج5، ص149، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

(2) یونہی اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ وَ مَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْیًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "اے ایمان والو!

حالتِ احرام میں شکار کو قتل نہ کرو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے، تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ مویشیوں میں سے اسی طرح کا وہ جانور دیدے، جس کے شکار کی مثل ہونے کا تم میں سے دو معتبر آدمی فیصلہ کریں، یہ کعبہ کو پہنچتی ہوئی قربانی ہو۔
(پارہ 07، سورۃ المائدۃ، آیت 95)

اس آیت میں بھی کعبہ سے مراد عین کعبہ نہیں، بلکہ پورا حرم مراد ہے، جیسا کہ علامہ بدرالدین عینی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: ﴿هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ﴾ وصفه بكونه بالغ الكعبة، والمراد من الكعبة الحرم لان عين الكعبة غير مراد بالاجماع لانها تصان عن اراقة الدماء، فاريد بها ما حولها، وهو الحرم" ترجمہ: "ایسی قربانی ہو جو کعبہ کو پہنچتی ہو" (اس آیت میں) قربانی کو کعبہ تک پہنچنے والے وصف کے ساتھ موصوف کیا اور کعبہ سے مراد حرم ہے، کیونکہ (یہاں) عینِ کعبہ تو بالاجماع مراد نہیں ہے، کیونکہ اسے (کعبہ کو) خون بہانے سے محفوظ رکھا گیا ہے، لہٰذا یہاں کعبہ سے اس کے ارد گرد کا (علاقہ) مراد ہے اور وہ حرم ہے۔
(البنایۃ شرح ھدایۃ، کتاب الحج، فصل صید البر الخ، ج4، ص386، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

نیز مسجد حرام سے حدودِ حرم مراد ہونے پر نبی پاک صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ فرمان: "من أدرك رمضان بمكة" بھی شاہد ہے کہ آپ صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شہر مکہ یعنی حدودِ حرم میں ایک نیکی کا اجر و ثواب ایک لاکھ نیکیوں کے برابر قرار دیا (مکمل حدیث اوپر فتوے میں مذکور ہے)، یونہی آپ صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا حِل (حدودِ حرم سے باہر) میں قیام کے باوجود نماز حدودِ حرم میں پڑھنا بھی (جیسا کہ اوپر فتوے میں گزرا) اس بات پر دلیل ہے کہ ثواب کا مدار حدودِ حرم مکمل ہے، مسجد حرام خاص نہیں، لہٰذا جس حدیث میں مسجد حرام کا ذکر ہے، وہاں مسجد حرام سے مراد مکمل حرم ہے۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
عبدالرب شاکر عطاری قادری
5 محرم الحرام 1445ھ/24 جولائی 2023

الجواب صحیح
مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے